پیامِ عمل
لاہور

www.khwajalateefansari.com

اِجازۂ سہمِ امامؑ

ازسرکار آیت اللہ العظمیٰ آقائے محسن حکیم طباطبائی مدظلہ العالی مجتہدِ اعظم نجفِ اشرف (عراق)

امامیہ مشن پاکستان لاہور کی اعانت خمس سہمِ امامؑ سے بھی کی جاسکتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم و له الحمد

جناب مستطاب مروج الاسلام آقای سید ابرار حسین شیرازی

مدیر مجله پیام عمل امامیه میشن پاکستان لاهور

پس از ابلاغ سلام جنابعالی مجازید شیعه تا مبلغ یکصد هزار
روپیه پاکستانی بابت سهم مبارک امام علیه السلام تدریجا
اخذ نمائید و رسید از اینجانب گرفته بصاحبان
وجه برسانید و این مبلغ را در ترویج شرع مقدس و مذهب
حقه شیعه و مبلغین و کتب تبلیغی بمصرف برسانید و از
خداوند متعال توفیقات و تاییدات و پیشرفت مقاصد
مشروعه امامیه میشن را خواستارم چون ترویج
دین در این عصر حاضر بسیار مهم بلکه از الزم واجبات
می باشد و ان شاء الله تعالی حضرت ولی عصر ارواحنا فداه
از نظر خود این موسسه را دور نخواهد کرد والسلام علیکم
ورحمة الله وبرکاته

محسن الطباطبائی الحکیم

۱۳۸۱
۱۸ ج ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ولہ الحمد

جناب مستطاب مروج الاسلام آقائے سید ابرار حسین شیرازی ۔ مدیر مجلہ پیام عمل امامیہ مشن پاکستان لاہور۔

سلام مسنون کے بعد ۔ آپ مبلغ ایک لاکھ روپے پاکستانی بابت سہم امام علیہ السلام بتدریج حاصل کرنے کے مجاز ہیں ۔ اور اسکی رسید ہم سے حاصل کرکے صاحبانِ رقوم تک پہنچا دیں ۔ اور اس رقم کو آپ شرع مقدس اور مذہب حقہ شیعہ کی ترویج مبلغین اور تبلیغی کتب پر صرف کریں ہم خداوند متعال سے امامیہ مشن پاکستان کے شرعی مقاصد کے انجام دینے کے لئے توفیقات و تائیداتِ الٰہیہ کے خواستگار ہیں ۔ کیونکہ دورِ حاضر میں دین حق کی ترویج بہت ضروری ہے بلکہ واجبات میں بہت زیادہ اہم و ضروری ہے ۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت ولی عصر ارواحنا لہ الفدا اپنی نظرِ عاطفت سے اس ادارے کی امداد فرمائیں گے ۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

دستخط و مہر مبارک محسن الحکیم طباطبائی

۱۸ / جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

ترسیلِ زر کا پتہ

امامیہ مشن پاکستان (رجسٹرڈ) لاہور

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو، جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے، اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے (آلِ عمران)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ
"پیامِ عمل" لاہور

جلد ۱ شمارہ ۳

محرم الحرام ۱۳۸۶ھ
مئی ۱۹۶۶ء

ادارۂ تحریر:-

خواجہ محمد لطیف انصاری
پروفیسر محمد صادق قریشی
وحید الحسن ہاشمی
افسر عباس زیدی
غضنفر جعفری

بدل اشتراک

ممبران خصوصی	پانچ روپے سالانہ
معاونین خصوصی	دس روپے سالانہ
مربی	یکصد روپیہ یکمشت یا دس روپے ماہوار
سرپرست	پانچسو روپے یکمشت یا پچیس روپے ماہوار
فی پرچہ	۱۹ پیسے

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ
پاک نگر۔ اکرم روڈ۔ لاہور

ترتیب

۱۔ معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر	اداریہ	۴
۲۔ محفل	ادارہ	۸
۳۔ تفسیر قرآن	سرکار سید العلماء، علامہ علی نقی صاحب	۹
۴۔ شہیدِ کربلا کی قربانی	علامہ سید اختر علی صاحب تلہری	۱۱
۵۔ فکرِ عاقبت	الحاج شیخ محمد شریف صاحب	۱۵
۶۔ فکرِ انقلاب	جناب خلش پیر اصحابی	۱۷
۷۔ ساربان	ظہور جارچوی	۱۹
۸۔ حسین علیہ السلام	کبیر انور جعفری	۲۱
۹۔ سلام	محترمہ بلقیس صاحبہ	۲۱
۱۰۔ کُل بہتر حسینؑ نے چھانٹے	سید محمد حسن عسکری زیدی نادم	۲۲
۱۱۔ علمائے کرام کی خدمت میں استدعا	(ادارہ)	۲۴
۱۲۔ علمائے نجفِ اشرف کا لاہور میں ورودِ مسعود	(ادارہ)	۲۵
۱۳۔ اطلاعات		۲۷
۱۴۔ اشتہارات		

اداریہ

معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر

اللہ پر ایمان دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس کی کامل اطاعت مسلمان کا فریضہ ہے۔ کامل اطاعت کے لیے محبت شرط ہے کیونکہ جو اطاعت بغیر محبت کے ہو گی وہ خلوص سے خالی ہو گی اور جس اطاعت میں خلوص نہ ہو گا وہ اطاعت بیکار محض ہو گی۔ اسی لیے قرآنِ پاک نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ۔ (البقرہ آیۃ ۱۶۰) (یعنی اہلِ ایمان اللہ کی محبت میں بڑے سخت ہوتے ہیں) پس جتنا کوئی شخص محبت کی منزلیں طے کرتا ہوا چلا جائے گا اتنا ہی ایمان کے قریب پہنچتا جائے گا۔ یہی سبب ہے کہ عاشقانِ الٰہی اللہ کی محبت میں سرشار ہو کر اس کے رستے میں ہر شے قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں عشق کی منزلیں بے حد کٹھن ہیں لیکن عاشقانِ الٰہی نے جان کی بازی لگا کر یہ منازل طے کی ہیں۔ عاشقانِ الٰہی کے لیے کسی حکم کی ضرورت نہیں ہو گی وہ تو اپنے محبوب کے اشارے کے منتظر ہوتے ہیں اور رضائے الٰہی کی خاطر اپنی عزیز ترین متاع قربان کر دیتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ دنیا میں اولاد انسان کے لیے اپنی جان سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اولاد کی خاطر مال تو کیا، اپنا ایمان و عاقبت تک ضائع کر دیتے ہیں۔ انسان رشوتیں دے کر اولاد کے لیے مال جمع کرتا ہے، دھوکا، فریب چوری اور اس قسم کے گناہانِ کبیرہ کی تہ میں یہی اولاد کی محبت کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ اکثر انسان گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لے جاتے ہیں لیکن اولاد کے لیے راحت و آرام کے اسباب مہیا کر دیتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ کسی سے اللہ کی راہ میں ایک روپیہ خرچ کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ دس بار سوچتا ہے لیکن جب اولاد پر کوئی مصیبت آ پڑے تو دس روپے خرچ کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ بابر بادشاہ کا اپنے بیٹے کی بیماری کے موقعے پر اپنی جان کا فدیہ دے دینا تاریخ کے اوراق میں آج بھی موجود ہے۔ اور حضرت امیر معاویہ کا اپنے آخری وقت میں یزید کی بے التفاتی کا گلہ کرتے ہوئے یہ اعتراف کہ بخشش "اے یزید تجھے احساس ہوتا کہ تیرے باپ نے تیری خاطر (حجاب نشین سفر کر کے) جہنم تک قبول کرنا منظور کر لیا ہے" محبتِ اولاد کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ مال و اولاد کی محبت ہی دراصل فتنہ ہے جو انسان کے ایمان کو متزلزل کرتا ہے۔ یہی چیزیں انسان کو یادِ الٰہی سے دور کر دیتی ہیں اسی لیے قرآن نے تنبیہہ فرمائی ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ (منافقون آیۃ ۹) کہ "اے مومنو! کہیں مال و

اولاد کی محبت تمھیں یادِ الٰہی سے غافل نہ کر دے۔"

پس محبتِ اولاد وہ منزل ہے کہ جہاں ع

بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگائے ہیں کیا کیا

لیکن عاشقانِ الٰہی نے یہ منزلیں جس محبت اور خلوص سے طے کی ہیں ان کی بھی مثال نہیں ملتی۔ جنابِ خلیلِ خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام ان امتحانات سے کس کامیابی سے عہدہ برآ ہوئے اس کی گواہی خود قرآن دے رہا ہے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (بقرۃ ۱۲۴)

"اور پروردگار نے حضرت ابراہیم کو چند باتوں میں آزمایا اور انھوں نے پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا میں نے تمھیں لوگوں کا امام بنا دیا۔"

وہ امتحانات کیا تھے؟ منجملہ دیگر امور کے ایک امتحان اولاد کے متعلق بھی تھا۔ چنانچہ قرآن پاک نے مفصل تذکرہ کیا ہے:۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت ۱۰۲)

(جب وہ (اسماعیل) باپ کے ساتھ دوڑنے بھاگنے لگے تو حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں۔ تیری اس میں کیا رائے ہے۔ اس نے جواب دیا۔ اے ابا جان! جو کچھ حکم ہوا ہے کر گزریں آپ مجھے انشاء اللہ صابرین میں سے پائیں گے)

ظاہر ہے کہ جناب ابراہیم کو بیٹے کی قربانی کا حکم نہ دیا گیا تھا محض خواب دکھایا گیا تھا لیکن ابراہیمؑ اللہ کے دوست تھے وہ اپنے محبوب کے اشاروں کو خوب سمجھتے تھے اسی لیے اشارہ پاتے ہی بیٹے کو ذبح کرنے کا قصد کر لیا اور بیٹے سے رائے طلب کی۔ جناب ابراہیمؑ کے فرزند حضرت اسماعیلؑ بھی اس کمسنی کے عالم میں عشق و معرفتِ الٰہی کے کتنے بلند مقام پر فائز تھے، اس کا اندازہ آپ کو اس جواب سے ہوگا جو آپ نے اپنے والدِ گرامی کو دیا کہ اے باباجان جو حکم ہوا ہے کر گزریں یعنی جناب اسماعیلؑ کو کوئی شک شبہ نہ تھا کہ عشق و محبتِ الٰہی کی دنیا میں اشارات بمنزلۂ حکم کے ہوتے ہیں اور محبوب کا دکھایا ہوا خواب خواب نہیں ہوتا بلکہ فرمائش ہوتی ہے اور مذہبِ عشق میں واجب الاطاعت لہٰذا بیٹے نے باپ کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اللہ کے اس اشارے کو حکم سے تعبیر کر کے منشا و رضائے الٰہی کی وضاحت کر دی اور جناب ابراہیم نے بھی اس وضاحت کو قبول کرتے ہوئے اس پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ چنانچہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (ا

" پھر جب دونوں نے یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے (انھیں آمادہ دیکھ کر) آواز دی۔ اے ابراہیم تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا، ہم نیکی کرنے والوں کو یوں ہی جزائے خیر دیتے ہیں۔"

اگر جناب ابراہیم کا یہ فیصلہ رضائے الٰہی کے خلاف

ہوتا تو پروردگار کبھی اس کی تعریف نہ فرماتا کہ "تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا"۔ یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ حکم نہ تھا بلکہ اشارہ تھا لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اس خواب کو حقیقت میں بدل کر رضائے الٰہی کی منزل پا لی اور پروردگار عالم نے اسے عظیم نیکی تسلیم کیا۔ اس سے آگے آیات قرآنی اس واقعہ کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں:۔

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۔

(الصفات ۱۰۶)

"اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا سخت اور صریحی امتحان تھا۔"

کیوں نہ ہو اللہ کی راہ میں اپنے جگر کے ٹکڑے کو ذبح کے لیے پیش کرنا کوئی معمولی امتحان نہیں۔ لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ وہ بیٹے کے تڑپنے کا منظر نہ دیکھ سکیں۔ اور بیٹے کے ہاتھ پاؤں باندھ لیے تاکہ قربانی کرتے ہوئے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔ اس کے باوجود محبتِ پدری (جو کہ ایک فطری امر ہے) کے باعث حضرت ابراہیمؑ کا ہاتھ سات دفعہ کانپا اور چھری الٹی ہو گئی اور آٹھویں دفعہ جب آپ نے دل کڑا کر کے چھری چلا دی اور گرم گرم خون ہاتھوں کو محسوس ہوا تو آپ نے سمجھ لیا کہ قربانی ہو گئی لیکن جب آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ ایک دنبہ ذبح ہو گیا ہے اور اسماعیلؑ صحیح و سلامت کھڑے ہیں۔ یقیناً حضرت ابراہیمؑ گھبرائے ہوں گے کہ شاید بیٹے کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔ اس لیے خداوندِ عالم نے مندرجہ بالا الفاظ میں جناب ابراہیمؑ کو تسلی دی اور انھیں امتحان میں کامیاب قرار دیا۔

یہ محض ایک امتحان تھا حقیقت میں بیٹے کی قربانی مقصود نہ تھی۔ اس لیے خداوندِ کریم نے فرمایا:۔

وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝

وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝

(الصفات ۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹)

(اور ہم نے اسماعیلؑ کا فدیہ ایک عظیم قربانی کو قرار دیا اور ہم نے اس کا چرچا آنے والوں میں باقی رکھا، پس ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ ہم یوں نیکی کرنے والوں کو جزائے خیر دیتے ہیں، بے شک ابراہیم ہمارے خاص مومن بندوں میں تھے)

یہ آیات خود واضح کر رہی ہیں کہ خداوندِ عالم نے جناب ابراہیمؑ کو اس وقت اسماعیلؑ کے ذبح کو روکنے کی وجہ بتا دی، یعنی اے ابراہیمؑ! ابھی انسانی قربانیوں کا وقت نہیں آیا۔ اسماعیلؑ کا فدیہ ایک عظیم قربانی ہو گی جس کا تذکرہ ہمیشہ قائم رکھا جائے گا۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک پیغمبر کا فدیہ دنیا بھر کے دنبے نہیں بن سکتے اور فدیہ بھی ایسا جو حضرت اسماعیلؑ کے ذبح کے مقابلے میں ذبحِ عظیم قرار پائے اور جس کا تذکرہ رہتی دنیا تک قائم رہے۔ یہ فدیہ یقیناً سرتاجِ انبیاء و مرسلین جناب ختمی مرتبتؐ کے نواسے سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام ہی تھے۔ یہی محرم کا مہینہ تھا کہ آپ محض رضائے

حق کے لیے اپنے بہتر جان نثاروں کو جن میں ان کے جگر کے ٹکڑے شہزادہ علی اکبرؑ و علی اصغرؑ بھی شامل تھے۔ اور اعزہ و اقربا بھی لے کر میدانِ کربلا میں تشریف لائے۔ اور ایسی عظیم قربانی پیش کی کہ جناب آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کسی نے پیش نہیں کی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے سے ایسا عظیم کام سرانجام نہ دیا جا سکا۔ چشمِ فلک حیران تھی، فرشتے انگشت بلب تھے جب ابراہیمِ کربلا نے اپنے جوان بیٹے علی اکبرؑ کے سینے سے برچھی کا پھل کھینچا، خون کا اک فوارہ نکلا اور فخرِ ابراہیمؑ نے سجدۂ خالق میں سر رکھ دیا جس طرح اسماعیلؑ ماتھے کے بل لٹائے گئے تھے حسینؑ نے ماتھے کے بل سجدہ ریز ہو کر اسی حالت میں اپنی قربانی دے کر حضرت اسماعیلؑ کے لیے فدیۂ عظیم ہونے کا حق ادا کر دیا، کیوں نہ ہو، علیؑ جیسے فدائے اسلام باپ کا بیٹا ایسا ہی ہونا چاہیے ؎

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر

• علامہ اقبال نے دوسرے مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا:-

سرِ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ بود
یعنی آں اجمال را تفصیل بود

• یعنی واقعۂ کربلا حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کے راز کی تفسیر تھی اور انسانی خوبیوں کا جو اجمالی خاکہ ان بزرگوں نے پیش کیا تھا یہ اس کی تفصیل تھی اور اس حقیقت کا اظہار کہ اسلام کی کہانی قربانیوں ہی میں مضمر ہے۔ چنانچہ حکیم الامت نے فرمایا:-

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیلؑ

"حرم کی داستان عجیب سادہ و رنگین ہے یہ قصہ حضرت اسماعیلؑ سے شروع ہوا اور حسینؑ پر ختم ہوا۔"

اللہ کسی نیکی کرنے والے کے اجر کو ضائع نہیں کرتا

جناب ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کے واقعات کو حج کے ارکان بنا کر ان کی یاد کو ہمیشہ کے لیے قائم و دائم کر دیا۔ حج کے ارکان کیا ہیں؟ کہیں جناب ہاجرہ کی دوڑ کی یاد میں صفا و مروہ کے درمیان سعی، کہیں جناب ابراہیمؑ کے شیطان کے قربانی سے روکنے پر پتھر مارنے کی یاد میں تین مقامات پر رجم اور کہیں اسماعیلؑ کی جگہ ذبح ہونے والے دنبے کی یاد میں قربانیاں۔ جب حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد منانے کا یہ اہتمام ہو تو ذبحِ عظیم کی یاد منانے کا کتنا اہتمام ہوگا؛ وہاں کوئی انسانی قربانی نہیں ہوئی تھی یہاں سچ مچ بہتر قربانیاں ہو گئیں۔ حضرت ابراہیمؑ کا جگر بند صحیح و سالم گھر واپس آیا لیکن حسینؑ کے دلبندوں کی لاشیں خیمہ گاہ میں آئیں۔ ابراہیمؑ کا فرزند پیاس سے جاں بلب ضرور تھا لیکن جاں بحق نہیں ہوا۔ لیکن یہاں تین دن کے بھوکے اور پیاسے ایک نہیں بہتر نفوس اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے۔ یہی سبب ہے کہ پروردگارِ عالم نے رسولؐ کی زبان سے مادرِ حسینؑ سیدہ فاطمہؑ کو تسلی دی تھی کہ وہ ایک ایسی قوم پیدا کریگا جو ہمیشہ حسینؑ کی یادگار قائم رکھے گی۔ وہ قوم یقیناً ہم ہیں جو حسینؑ کے علم کی یاد میں سارا سال اس کا علم بلند رکھتے ہیں حسینؑ کے خدمتگار ذوالجناح کی یاد میں شہر بشہر گلی گلی اس کی شبیہ ذوالجناح برآمد کرتے ہیں حسینؑ اور انکے ساتھیوں کے زخموں کی یاد میں اپنے سر سینہ کو مجروح کرتے ہیں۔

(باقی ہے)

www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

محفل

مکرمی تسلیم۔

ماہ اپریل کا رسالہ نظر نواز ہوا۔ سبحان اللہ!

کیا کیا مضامین تجویز کیے گئے ہیں۔ ولایت علی صاحب نقوی نے جن دلائل کے ساتھ واقعۂ کربلا پر روشنی ڈالی ہے صاحبِ موصوف اس کے لیے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ نظموں کا سلسلہ خاص طور سے پسند آیا۔ فیض محمد گوہر صاحب کا سلام بے حد پسند آیا۔

آپ کے ادارہ نے ایسے ایسے رازوں سے پردے ہٹائے ہیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ تھے۔ خدا آپ کو صحیح سلامت رکھے۔

شمیم رضوی، عزیز آباد کراچی

مکرمی۔ السلام علیکم۔

آپ کے ارسال کردہ رسالے جنتری نمبر، پیام عمل عید غدیر اور عید مباہلہ موصول ہوئے۔ شکریہ۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے پیام عمل کی رکنیت حاصل کرنے کی خواہش کیوں پیدا ہوئی؟ یہاں میرے ایک عزیز نائب صوبیدار سید احمد رضا نقوی ہیں جو "پیام عمل" کے خصوصی ممبر بھی ہیں۔ ان کے پاس سے مجھے آپ کے ارسال کردہ کتابچے عید غدیر اور عید مباہلہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ رسالے مجھے پسند آئے اور انہی کی وجہ سے میں نے پیام عمل کی رکنیت حاصل کی کہ کیوں نہ اپنے مذہبی لٹریچر سے فائدہ اٹھایا جائے۔ میں نے ایک نئے ممبر سید سجاد حسین کا چندہ مبلغ پانچ روپے ارسال کر دیا ہے۔ مہربانی کر کے جتنی جلد ممکن ہو سکے اس کے نام رسالہ ارسال کریں۔ کچھ اور لوگ بھی ممبر بننے کے خواہشمند ہیں۔

والسلام

سید مقبول حیدر نقوی ممبری نمبر ۲۶۰۰،

مکرمی ٹرسٹی صاحب تسلیم۔ تحفۂ یا علیؑ مدد۔ میں پھر آپ کی طرف صرف اسی پیسے کے ٹکٹ بھیج رہا ہوں۔ ہر ماہ کچھ بچت جاتی ہے تو بزرگوں کا کہنا ہے کہ پیسہ سانپ بھی ہے اور اسکا من ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر پیسے کو برائی کے کام میں لگایا جائے تو سانپ ہے اور اگر نیکی کے کام میں لگایا تو اس کا ہو مہربانی فرما کر بچوں کا صفحہ بھی شائع کریں۔

(نوٹ) برخوردار سلمہٗ دعائیں۔

آپکے ڈاک ٹکٹوں کا بیحد شکریہ۔ جس قوم کے بچے آپکی طرح ذہین اور مذہبی شغف کے مالک ہوں اس قوم کو کوئی کیسے دبا نہیں سکتا۔ آپکا عمل ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے اگر ہم اپنی زندگیو کو آپکی طرح مذہب کے لیے وقف کر دیں اور اپنے مال سے جو کچھ بس نیکی پر خرچ کریں تو یقیناً قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے خدا آپ راہِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

(منیجنگ ٹرسٹی)

سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی النقوی مدظلہ العالی

تفسیر قرآن

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ
لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (۵۱)

"اور جب ہم نے موسیٰ کے لیے چالیس راتوں کی میعاد مقرر کی اور پھر تم نے ان کے بعد گوسالہ تیار کر لیا اور یہ تمہارا بہت بےمحل اقدام تھا۔"

فرعونی حکومت سے نجات پانے کے بعد جب
نی اسرائیل کو آزادی کی کھلی فضا میں سانس لینے کا موقع
اصل ہو گیا تو حکمتِ الٰہی کا اقتضاء ہوا کہ ان کے لیے
ک مکمل نظامِ شریعت مقرر کیا جائے۔ اس کے لیے
ضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ وہ کوہِ طور پر آ کر تیس دن دعا و
ناجات اور عبادت میں مصروف رہیں تو ان کو وہ آسمانی
تاب جو ان کے لیے ایک دستورِ حیات کی حیثیت
کھتی ہو گی عطا کر دی جائے گی۔ اس میعاد میں بعد کو
س دن اور بڑھا دیے گئے۔ اس تبدیلی کا ذکر
دوسری جگہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ وواعدنا
موسیٰ ثلثین لیلۃ ثم اتممناھا بعشر (اعراف ۱۴۲)

یہ اسی قسم کی تبدیلی تھی جس کو اصطلاح مذہب میں بَدا کہا جاتا ہے۔

زیرِ تحریر آیت میں قرآنِ مجید نے دونوں میعادوں کا مجموعہ بیان کیا ہے۔ جو علمِ الٰہی میں ابتدا ہی سے مقرر تھا جیسے سورۂ اعراف والی آیت میں پہلے وعدہ اور اس میں اضافہ کے بعد اس طرح ذکر کیا ہے۔ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ اور یہی بدا کی عموماً حقیقت ہوتی ہے کہ مصلحت کا مقتضاء شروع میں مختتم نتیجہ کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ جس حد تک اس وقت مصلحت ہوتی ہے اتنا اس وقت بتایا جاتا ہے پھر بعد میں اس میں تبدیلی نمایاں ہوتی ہے جو ظاہر میں تبدیلی ہوتی ہے لیکن حقیقت میں وہی اصل تقدیرِ الٰہی ہوا کرتی ہے جو علمِ باری میں مختتم طور پر شروع ہی سے مقرر ہے۔ سورۂ اعراف میں تبدیلی کے ذکر کرنے کے ساتھ یہاں اسی اصل تقدیر کو بیان کرنے پر اکتفا کی گئی ہے[۱]

یہی تبدیلی قوم موسیٰ کے لیے ذریعۂ ابتلا ہو گئی

---

[۱] اربعین لیلۃ باعتبار مجموع العددین الموعدا الاول وھو ثلاثون لیلۃ والثانی وھو اتممھا بعشر کما فی سورۃ الاعراف (البلاغی)

www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

انھوں نے بے صبری سے کام لیا اور باوجودیکہ ہارونؑ جنھیں حضرت موسیٰؑ اپنا جانشین بنا کر چھوڑ گئے تھے منع کرتے رہے، قوم کی ایک بہت بڑی تعداد سامری کے کہنے میں آکر اس گوسالہ کو جسے اس نے سونے چاندی سے بنایا تھا، خدا مان کر اس کی پرستش میں مصروف ہو گئی اس واقعہ کی بہت سی کڑیاں قرآن مجید میں متفرق طور پر مذکور ہیں جن کی تشریح ان ہی آیات کے ذیل میں آئے گی۔

ظاہر ہے کہ یہ ان کا عمل صریحی طور پر "شرک" تھا اور شرک کو قرآن میں کہا گیا ہے۔ ان الشرک لظلم عظیم (لقمان ۱۳) اس اعتبار سے بھی وانتم ظالمون کا فقرہ ان کے لیے بالکل درست ہے۔ پھر خصوصی طور پر وہ جتنے قدرت ربانی کے مظاہرے دیکھ چکے تھے اور جو ان پر موسیٰ کے احسانات تھے ان کے باوجود ان کا خدا اور رسولؑ کے وعدہ پر بھروسا نہ کرنا اور ان کے نائب ہارونؑ کے حکم سے سرتابی کرنا ایک شدید قسم کی زیادتی تھی جس کی ہرگز کسی حق شناس جماعت سے توقع نہ کی جانا چاہیے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

"پھر اس کے بعد بھی ہم نے تمھیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزاری کرو۔"

گوسالہ کی عبادت کے جرم میں سوائے ہارونؑ کے جو منع کر رہے تھے، تمام قوم ہی شریک تھی کچھ اس ناروا عمل کے مرتکب ہونے کی صورت سے اور کچھ اس پر راضی رہ کر خاموشی اختیار کرنے کی صورت سے۔ اس بنا پر اس جرم کی پاداش میں اگر پوری قوم پر عذاب نازل ہو جاتا تو کچھ بعید نہ تھا مگر اس کے بعد کی ایک آیت میں جیسا کہ ذکر آئے گا، خداوند عالم نے ایک خاص صورت سے سزا دینے اور اس کے ذیل میں تھوڑی جماعت کے ہلاک کر دیے جانے کے بعد عذاب کو برطرف کر لیا۔ یہی وہ معافی ہے جس کا ذکر یہاں ہے

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

"اور اس وقت جب ہم نے موسیٰؑ کو نوشتہ اور تفرقہ و امتیاز کا سامان عطا کیا، شاید کہ تم ہدایت حاصل کرو۔"

یہ نوشتہ اور حق و باطل کے تفرقہ کا سامان دو چیزیں نہیں ہیں بلکہ وہی توریت جو میعاد مقرر کے پورے ہونے پر الواح کی صورت میں موسیٰ کو عطا ہوئی کتاب بھی تھی اور مذہبی معارف کے لحاظ سے حق و باطل اور اعمال کے اعتبار سے صحیح و غلط اور جائز و ناجائز میں تفرقہ و امتیاز کا سامان بھی تھی[1]

---

[1] یعنی الجامع بین کونہ کتابا متلوا و فرقانا یفرق بین الحق والباطل یعنی التوراۃ نحو رأیت الغیث واللیث یرید الرجل الجامع بین الجود والجرأۃ (نیشاپوری)

www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

مولانا علامہ سید اختر علی صاحب تلہری مدظلہ

شہیدِ کربلا کی قربانی

جب کبھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پارۂ جگر حسین علیہ السلام کا نام سننے میں آتا ہے تو فوراً دماغ کے سامنے مختلف تصورات یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہیں۔ ان سب تصورات میں امتیاز قربانی کے اس تصور کو ہوتا ہے جو کربلا کے دلگداز سانحہ سے وابستہ ہے۔ اس کے نتیجے میں ہم پر مختلف کیفیتیں طاری ہوتی ہیں۔ بسا اوقات دل میں درد و غم کے جذبات کروٹیں لینے لگتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو جاتا ہے۔ اور زبان پر عالمِ بے اختیاری میں نالہ و شیون نوحہ کی صورت میں جاری ہو جاتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان عام مظاہر سے ذرا ہٹ کر اس خونیں کفن شہید کی پیروی و تاسی کا شوق بھی دل کے گوشوں میں انگڑائیاں لیتا نظر آتا ہے۔ اور اس وقت یہ "پروردگارِ درد، یزداں زندگی" دکھائی دینے لگتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ پیروی و تاسی کا یہ شوق ابھرتی ہوئی انسانیت کا نشان ہے ایسی حالت میں قربانی کے اس تصور کا تحلیل و تجزیہ کر لینا جو ہمارے دماغوں میں موجود ہے نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں عام طور پر رنگ و قسم کا اجمال پایا جاتا ہے جس قدر بھی اس کی تفصیل ہو جائے گی اسی قدر ہماری زندگی کی آنے والی منزلیں روشن ہو سکیں گی۔ ظاہر ہے کہ اسی صورت میں حسین علیہ السلام کی قربانی کی حقیقی عظمت سے ہم روشناس ہوں گے اور ان کی پیروی و تاسی کی حدیں ہمارے لیے واضح ہو جائیں گی، مگر اس مخصوص قربانی کی ان خصوصیات کو سمجھنے سے پہلے جنہوں نے اسے اہمیت دی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نفسِ قربانی (Socrifiqe) کا تصور ہمارے سامنے رہے۔ یہ سچ ہے کہ ان مفہومات کی منطقی تحدید و تعیین ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تاہم ان حالات میں اس قسم کی حقیقتوں کا تصور ان کے واضح و لازم علامات و آثار ہی کے ذریعے سے قائم کیا جاتا ہے۔

قربانی کے مفہوم کی تعیین

جن لوگوں نے تاریخ کی ورق گردانی سطحی طور سے نہیں کی ہے بلکہ ان پر حکیمانہ نظر ڈالی ہے وہ اس حقیقت کی شہادت دیں گے کہ زمانہ چلتے چلتے دفعتاً بعض ایسی منزلوں میں پہنچ جاتا ہے جہاں اس کی گود کی پالی ہوئی مخصوص ہستیاں اس عنوان سے نمودار ہوتی ہیں کہ اس کی رفتار بدلنے دکھائی دینے لگتی ہے۔ اخلاق و تہذیب و معاشرت کے پرانے سانچے ٹوٹنے لگتے ہیں اور نئے سانچے ان کی جگہ

www.khwajalateefansari.com
Rekhta Download.com

ے لیتے ہیں۔ ان ہستیوں کا طریق نظر اور جادۂ عمل عام لوگوں سے ہٹا ہوا ہوتا ہے۔ ان کے دماغ کے سامنے ایسے اہم مقاصد کے نقشے کھنچے رہتے ہیں جن سے عام نوعِ انسانی کے بہتر بنانے کے راستے معین ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں یہ مقاصد اس قوت کے ساتھ پائے جاتے ہیں کہ ان کے حاصل کرنے کی کوشش میں خوشی خوشی مال و جان وغیرہ سے دست برداری کے لیے وہ آمادہ ہو جاتے ہیں۔

مدعا یہ ہے کہ جب تک ایسا مقصد نہ ہو جس کا رخ انسانی بہبود کی طرف مڑا ہوا ہو قربانی کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ گویا قربانی کے وجود کے لیے مقصد میں انسانی بہبود کے پہلو کا موجود ہونا لازمی ہے۔ ایسی حالت میں وہ تحریکیں یا وہ کوششیں جو انسانی بہبود کا مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتیں بلکہ ذاتی و شخصی آسائشوں کے حصول سے وابستہ ہیں ان کے حاصل کرنے کی سعی میں اگر جان و مال سے دست برداری کرنی پڑے تو اسے قربانی سے کوئی ربط نہیں ہے ماضی قریب میں "نازیت" کی تحریک اسی قسم کی چیز تھی۔ اس کے پیش نظر عام انسانی بہبود نہیں تھی دنیا کو تباہ کر کے اپنے قومی اقتدار کی عمارت بلند کرنا اس کے پیش نظر تھا۔ ایسی حالت میں اگر اس تحریک کے علمبرداروں کو آخر میں جان و مال سے دست برداری کرنا پڑی تو یہ دست کشی قربانی نہیں کہی جا سکتی۔

یقیناً قربانی کی بہت سی منزلیں ہیں۔ بہت سے مقامات ہیں جو مقصد کی اہمیت اور جان و مال وغیرہ سے دست کشی کے درجوں کے لحاظ سے متعین ہوتے رہتے ہیں لیکن اصل قربانی وہی ہے جب کسی ایسے نظام تمدن کے رائج کرنے کے لیے جان و مال سے دست کشی کرنا پڑے جو پرانے بوسیدہ و فرسودہ تمدنوں سے اپنی نئی اخلاقی و معاشری قدر و قیمت کے لحاظ سے ظاہر میں گو بالکل مختلف نظر آتا ہو، لیکن حقیقت میں نتیجہ انھیں کا ہو۔ ان نئے تمدنی و مذہبی نظاموں کا جو زندگی کی تڑپ سے اس وقت کے حالات کے لحاظ سے معمور ہوں سوچنا اور پھر پختہ عزم کے ساتھ انھیں انسانی سماج میں رائج کرنا اور رجعت پسندی کی قوتوں کے مقابلے میں ان کی حفاظت کرنا ایسے ہی افرادِ انسانی کا کام ہوتا ہے جن کے فکر و عمل کے بازوؤں میں غیر معمولی توانائی ہوتی ہے۔ اور جن کے دل و دماغ میں خلوص و استقامت موجود ہوتے ہیں، یہیں سے ان میں وہ تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ جو ان اعلیٰ مقاصد کے حاصل کرنے کی راہ میں ہر قسم کی سختیاں جھیلنے پر انھیں آمادہ کرتی ہے یہی نہیں، ضرورت پڑے تو اس راستے میں اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیتے ہیں اور اس طرح کہ ان عزیز چیزوں سے دست کشی کرتے وقت ان کے ماتھے پر اضطراب کی ایک شکن تک نہیں ہوتی ؎

آئی نہ زیرِ تیغ بھی ماتھے پہ اک شکن
دنیا! تجھے گواہ کیے جا رہا ہوں میں

غالب کی زبان میں یہی وہ "مرد" ہوتے ہیں جن کا "عشق نبرد پیشہ" طلب گار ہوتا ہے۔ یہی ناساز گار کا رخ بدل دیتے ہیں۔ یہی زمانے کے دھارے کا منہ موڑتے ہیں، یہی اس پرانے نظام، تمدن و معاشرت

...عمارت ڈھاتے ہیں جو انسان کے ارتقائی حالات کے مطابق نہیں ہوتی اور اس کے بجائے وہ اسے نیا "نظامِ تمدن" دیتے ہیں جو اس کے بڑھتے ہوئے مذہبی و اخلاقی حوصلوں کا ساتھ دے سکتا ہے۔ انھیں اس کی پروا نہیں ہوتی کہ ان کوششوں میں انھیں کن قیامت سامان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ اپنے خون میں نہلتے ہیں لیکن اس طرح کہ مذہبی و اخلاقی قدروں

RELIRGIOUS AND MORAL VALUES,

کا چہرہ نکھر جاتا ہے۔

حسین ؑ کی قربانی کی عظمت

سطورِ بالا میں قربانی کے مفہوم کی وضاحت ایک حد تک کر دی گئی۔ اب آئیے حسین علیہ السلام کے قربانی کے مفہوم کو واضح طور سے سمجھیں، یعنی یہ معلوم کریں کہ ان کے پیشِ نظر کون سا مقصد تھا؛ وہ کن اخلاقی و مذہبی قدروں کی حفاظت کے لیے اٹھے تھے، کس نظامِ تمدن کا رائج کرنا ان کے پیشِ نظر تھا۔

عرب کی تاریخ پڑھنے والے یہ جانتے ہیں کہ حسین علیہ السلام کے پیشِ نظر اسی نظامِ تمدن و مذہب کے رواج کی محافظت تھی جسے نہ صرف عرب بلکہ دنیا کو سرورِ کائنات ؐ نے دیا تھا۔

واقعات کی رفتار یوں رہی کہ ٹھیک اسی زمانے میں جب محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسلامی "نظامِ تمدن" کی بنیاد رکھ رہے تھے اور عامۃ الناس کی دماغی دنیا میں "انقلاب" پیدا کر رہے تھے۔ عرب کے سرمایہ داروں کا وہ گروہ جو مخصوص اغراض کا حامل تھا، اور جس کے اقتصادی مفاد کو مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس "نئی تحریک" سے صدمہ پہنچنے والا تھا، خطرناک رجعت پسندانہ تحریک کی داغ بیل ڈال رہا تھا۔

جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہوش کی نگاہوں نے اپنے اردگرد نظر دوڑائی اور رائج الوقت تمدنی و مذہبی اصول و قوانین کو جانچا، پرکھا تو فوراً یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ پرانا تمدنی نظام کہنہ و فرسودہ ہو چکا ہے اور اب وہ انسانیت کے مطالبوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ اس رائج تمدن کی رگ رگ میں "تشدد" کا خون دوڑ رہا ہے۔ اس کی فضا میں انسانیت کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ہے اور اس کے تحت اس کے تمام ارتقائی رجحانات کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

رجعت پسندی برابر بڑھتی رہی

پرانے نصابِ تمدن میں تشدد کا جو حصہ تھا اسے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بالکل حذف کرنا چاہا تھا لیکن رجعت پسند جماعت اپنے آغوش میں اسے برابر پالے جا رہی تھی۔ اب صورتِ حال یہ ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جو نظامِ تمدن و مذہب تھا اس کی حفاظت کی ذمہ داری حسین علیہ السلام نے لی اور رسولِ عربی ؐ کی اس تحریک کے متوازی جو رجعت پسندانہ تحریک چل رہی تھی اس کی علمبرداری یزید کے حصے میں آئی۔

حسین علیہ السلام یہ سمجھ رہے تھے کہ اس زمانے کے حالات کے لحاظ سے انسانی بہبود اس میں ہے کہ اسلام نے جو اخلاقی و مذہبی اصول و قوانین بتلائے ہیں ان سے دست برداری نہ کی جائے لیکن مخالف جماعت کا

تمنائے نظر صرف یہ تھا کہ اس کے ثروت و اقتدار کے ایوان کی بلندی میں فرق نہ آئے۔ ان دونوں جماعتوں کے طرزِ عمل سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔

حسین علیہ السلام نے ان اخلاقی و مذہبی قدروں کے تحفظ میں اپنی اور اپنے عزیز ترین نفوس کے سروں کی بازی لگا دی۔ لیکن اپنے کسی اقدام میں اس تشدد کو نہیں آنے دیا جو انسانیت کے لیے تباہ کن قرار دیا جا سکے۔ لیکن رجعت پسندوں کی جماعت نے قدم قدم پر وہ "تشدد" کے طریقے اختیار کیے جنھیں سن کر انسانی دل لرز اٹھتا ہے۔

حسین علیہ السلام اصولاً یزید کی رجعت پسندانہ روش سے مخالفت رکھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اس کے ہاتھوں انسانی نظامِ تمدن کو نقصان پہنچنے والا ہے اس لیے پہلی منزل میں انھوں نے سطوتِ جہاں بانی کے سامنے گردن جھکانے سے انکار کیا اور ان جیسے بلند دل و دماغ رکھنے والے انسان کو ایسا کرنا ہی چاہیے تھا لیکن اپنے اس ضروری احتجاج کو عملی صورت دینے میں انھوں نے نہایت غیر متشددانہ روش اختیار کی۔

اس وقت سے لے کر آخر وقت تک حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ یہی پیشین کرتے رہے کہ مجھے کس منزل سے گزرنا ہے۔ انھوں نے اہلِ کوفہ کی خواہش پر مسلم ابن عقیل کو کوفہ ضرور بھیجا اور بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے مسلم کا بھیجنا ضروری بھی تھا۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو یہ الزام عائد کیا جا سکتا تھا کہ رجعت پسندی کی قوتوں کو مٹانے کا موقع مل رہا تھا لیکن حسینؑ نے ایسا نہیں کیا اور ہر جائز کوشش سے دریغ فرمایا۔ حسین علیہ السلام کوفے سے روانہ ہوئے اور راستے میں ناخوشگوار خبریں سننے میں آتی رہیں تا آنکہ ابنِ زیاد کا بھیجا ہوا حُر کا لشکر آپ کو ملا اور جو منزل بظاہر دور معلوم ہو رہی تھی وہ قریب آتے دکھائی دی۔ عملی محاصرہ کی حالت میں آپ کو کربلا میں فروکش ہونا پڑا۔ آپ بااصول مصالحت کی تمام کوششیں کرتے رہے مگر رجعت پسندی کی قوتیں موقع پاکر رحم کرنا نہیں جانتیں۔ غرض کہ مصالحت نہ ہو سکی۔ دسویں محرم کی شب میں آپ نے اعزا و احباب کو مخاطب کر کے ایک شاندار خطبہ پڑھا۔ اس میں آپ نے اس ہنگامۂ قتل و غارت کا ذکر کیا جو صبح کو رونما ہونے والا تھا۔ آپ نے تمام ساتھیوں سے یہ کہا کہ جو لوگ رات کی تاریکی میں علیحدہ ہونا چاہتے ہیں وہ چلے جائیں ان سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ چند اشخاص چلے بھی گئے اس طرح حسین علیہ السلام نے اپنے اعلیٰ مقصد کو بے نقاب کر دیا۔

ان تمام واقعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ امام حسین علیہ السلام مع اپنی قلیل جماعت کے جس میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے شہید ہو گئے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے تمام امکانی مصالحانہ کوششوں کے بعد تلوار بے نیام کی۔ لیکن آپ کا یہ دفاعی اقدامِ جنگ بالکل ہی موافقِ فطرت تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مکہ سے کربلا تک حسینؑ نے جو روش اختیار کی وہ عملاً تفسیر تھی اس نظامِ تمدن کی جس کی حفاظت کے لیے آپ نے نہ صرف اپنے کو بلکہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بھی دشمنوں کی برچھیوں کی نوکوں کے سامنے پیش کر دیا تھا۔

RekhtaDownload.com
www.khwajalateefansari.com

الحاج شیخ محمد شریف صاحب

فکرِ عاقبت

اے انسان چشمِ بصیرت سے دیکھ اور سننے والے کانوں سے ہوش کے ساتھ سن اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو اور اس بات کو سمجھ کر اس پروردگارِ حکیم نے تجھے بیکار پیدا نہیں کیا۔ اے اپنی عاقبت اور مآل کار سے بے خبر اس بات کو سوچ اور فکر کر کہ اس حکیم دانا نے تجھے پیدا کر کے طرح طرح کی نعمتیں تجھے عنایت فرمائیں اور اپنے بے انتہا احسانوں اور نعمتوں سے تجھے نوازا۔ اور تیرے ہی اعضا جوارح اور عقل سے تجھے معرفت عطا فرما دی، اور تجھے تیرے وجود سے راہِ ہدایت پہ لگایا اور تجھے حواسِ خمسہ اور عقل دیکر کسبِ ہدایت کا راستہ بتایا اور اپنے نور محبت اور حکمت کی کتاب قرآن اور انبیاء کو تیری طرف بھیج کر حجت تمام کر دی اور فرمایا (قرآنِ کریم میں) کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت اور معرفت کے لیے پیدا کیا ہے کہ تمہارا امتحان کرے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے اور فرمایا کہ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کو یونہی چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ نہ پوچھیں گے (یعنی ضرور پوچھا جائے گا) اور بہت سی آیات اور احادیث سے پیغمبر مختار نے خبر دی کہ تجھے دنیا میں لہو لعب کے لیے پیدا نہیں کیا بلکہ ایک امرِ عظیم کے لیے چند دن برائے امتحان تجھے دنیا میں بھیجا گیا ہے تاکہ تو تحصیلِ معرفت اور طاعتِ خداوندی کے ساتھ عمل کر کے اپنے آپ کو عزت والی بارگاہ اور رحمت و عنایاتِ الٰہی کے قابل بنا سکے اور عقوباتِ جہالت اور ضلالت سے بچتا ہوا عزت و کرامت والی وعدہ گاہ تک پہنچ جائے۔ ان باتوں کی تصدیق ایمان کے لیے لازم ہے اس کام کو تاخیر میں ڈالنا اور اس کا علاج نہ کرنا بے عقلی اور بدبختی کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ آیا تو خیال کرتا ہے کہ جب تک اپنے تمام کام انجام نہ دے لے گا مرے گا نہیں۔ حالانکہ زیرِ زمین پڑے ہے، تیرے جیسے بے شمار حسرت سے نالہ و فریاد کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی تیری طرح علاج نہ کیا۔ بلکہ لمبی لمبی آرزوؤں کے ساتھ آج اور کل پہ ڈالتے رہے یہاں تک کہ موت نے آ لیا اور ان کا "کل کل" ان کو فائدہ نہ دے سکا اور حسرت و ندامت سے جو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی، آرزو کرتے ہیں کہ کاش ہم کو دنیا میں جانے کی اجازت مل سکے تاکہ عملِ خیر کریں چنانچہ حدیث اور روایت میں ہے کہ کیا تو خیال کرتا ہے کہ اس سخت سفر کا توشہ بغیر محنت کے مل جائے گا۔ حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے (قرآن کریم) نہیں انسان کے لیے مگر وہ جس کے لیے کوشش کرتا ہے اور روزِ قیامت تم کو اسی کی جزا دی جائے گی جو دنیا میں عمل کرتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اور کون ہے جو خدا سے زیادہ راست گو ہوگا یا قرآن کے خلاف

کونسی اور سچی خبر تجھ تک پہنچی ہے جو قرآن سے صحیح نہ ہوگی کہ تو معذور ہوگیا ہے کہ محض اسم بے مسمیٰ شیعہ و محب اہلبیت رسمی طور پر اپنے پر چسپاں کرنے سے نجات پالے گا، اور جہنم کی آگ سے جو میرے اور تیرے جیسے گناہگاروں کے لیے تیار ہے بچ جائے گا۔ اس کے علاوہ موت کی سختیاں اور قبر کے عذاب اور قیامت کے پُر ہول طبقات کہ جن کے فکر و ذکر نے شفیع قیامت مسند رسالت کو پر کردیا آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت و شیعیانِ حقیقی دن رات ان احوال اور عقوبات اور انجام عاقبت کار کے فکر میں محزون متفکر اور نالہ و فریاد کرتے کرتے مضطرب و بیہوش ہو جاتے تھے چنانچہ حدیث ابو درداء میں ہے رضرار کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کو محرابِ عبادت میں پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں تضرع و استغاثہ کرتے دیکھا ایسے شخص کے مانند جس کو سانپ نے کاٹا ہو یا ایسے شخص کی طرح جس پر بڑی عظیم مصیبت آپڑی ہو گریہ و بکا کرتے دیکھا، گویا ابھی تک میرے کانوں میں آواز آرہی ہے آہ! آہ! زادِ راہ کم اور سفر بڑا طویل اور پُر خطر۔ آہ! آہ! کتنے بڑے بڑے پر ہول اور وحشت ناک مناظر ہوں گے جن سے ناچار دوچار ہونا پڑے گا۔ علاوہ ازیں احوال ائمہ اور انبیاء علیہم السلام کہ بارگاہِ خداوندی میں کس طرح عاجزی سے عرض کرتے تھے۔ اگر یہ باتیں جن کا ذکر ہے نہ ہوتیں تو وہ ہستیاں کبھی بھی اس طرح دنیا میں بیچارگی اور مظلومیت سے بسر نہ کرتیں مگر کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ یہ حضرات خوفِ خدا سے محزون اور آنکھیں ان احوال کے سننے سے اشکبار رہتی تھیں اور کبھی بھی یہ حضرات دنیا میں آرام سے نہ رہے آخرت کے خوف میں ہمیشہ اس کے علاج میں مصروف تھے۔ پس تو اپنے آپ کو خدا کے حضور میں عزت والا سمجھتا ہے خدا سے ڈر اور اپنے آپ پر رحم کر اور سمجھ کہ اگر تو سچے شیعوں میں سے ہوتا تو ان کے فرمان کے مطابق عمل کرتا اور ان کے دشمنوں کے افعال سے اجتناب کرتا۔ پس جب آج ان کی دوستی کا نام تجھے افعالِ شنیع سے روکنے اور ان کے دشمنوں سے علیحدگی اختیار کرنے سے نہیں روک سکا تو اس دن روزِ حشر جس کے ہول ہر طرف سے گھیر لیں گے اور گناہگاروں کے ساتھ عذابِ خداوندی سے جو جزا ہے ہر اعمال کی کس طرح اپنے آپ کو بچا سکے گا۔ جناب امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کیا یہ کافی ہے کہ کوئی اپنے آپ پر لفظ شیعہ کو چسپاں کرے اور ہم اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے، خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہے۔

اِعلان

آج بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء سے "علی مسجد" میں آیندہ نمازِ جمعہ ادا نہیں کی جایا کرے گی۔ مومنین کرام نوٹ فرمالیں کہ شرعی امور کے پیش نظر یہ سلسلہ بند کیا جا رہا ہے۔

مولوی حکیم سید سرفراز حسین خطیب علی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

جناب خلش پیر اصحابی

فکرِ انقلاب

دینِ مبیں کے دیدۂ بیدار تھے حسینؑ ملّت کے مردِ صفدر و جرّار تھے حسینؑ
کرّار مثلِ حیدرِ کرّارؑ تھے حسینؑ طیّار مثلِ جعفرِ طیّارؑ تھے حسینؑ

سبطِ نبیؐ جہاد کے میداں میں آ گئے
"مر دے کے ناناجان کی دولت بچا گئے"

جو تاجدارِ تاجِ شہادت ہے وہ حسینؑ جو رازدارِ رازِ مشیّت ہے وہ حسینؑ
جو رہنمائے راہِ حقیقت ہے وہ حسینؑ ہر قول جس کا قولِ نبوّت ہے وہ حسینؑ

خونِ جگر کے دشت میں دریا بہا دیئے
جس نے فصیلِ حق میں تلاطم اٹھا دیئے

جو مصطفےٰ کی آنکھ کا تارا ہے وہ حسینؑ جو مرتضیٰؑ کا راج دلارا ہے وہ حسینؑ
جو چشمِ زندگی کا اشارا ہے وہ حسینؑ سچ بات تو ہے یہ کہ ہمارا ہے وہ حسینؑ

ایوانِ اہلِ شام پہ ہے غیظ کی نظر
اور جس کا خون آج بھی ہنستا ہے ظلم پر

جس نے دیارِ شام کے توڑے نئے صنم جس نے گدائے راہ کو بخشا شکوہِ جم
جس نے جما دیے رہِ توحید میں قدم سر جس نے اہلِ کفر کے آگے کیا نہ خم

جس کا جبینِ وقت پہ مرقوم ہے پیام
جو ذمہ دارِ خلق ہے جو حق کا ہے امام

جس نے منارِ قصرِ جہالت کے ڈھا دیے　　جس نے محل غرور و ستم کے ہلا دیے
فانوس فسق و کفر کے جس نے بجھا دیے　　باطل کے نقش لوحِ جہاں سے مٹا دیے

ہر دل پہ ہے حسینؑ کا سکّہ جما ہوا!
اب تک لبِ فرات علم ہے گڑا ہوا

جس کی عزا میں متحد ہیں شیخ و برہمن　　جس نے مٹایا تفرقۂ ملّت و وطن
نیکی میں جس کے حسنِ عمل سے ہے بانکپن　　مجلس کا جو چراغ ہے جو شمعِ انجمن

جو خالقِ شعورِ امم ہے امام ہے
جو مردِ حُر ہے رہبرِ دارالسلام ہے

اب تک ہے جسکے حسنِ قیادت کی روشنی　　شمعِ تفکّرات و بصیرت کی روشنی
ضَو دے رہی ہے مہرِ امامت کی روشنی　　حسن و شبابِ حق و صداقت کی روشنی

قربان اس جری کے جو تھا صاحبِ کمال
اقدام جس کا دو نو جہاں میں ہے بیمثال

جس نے کیا معائبِ دولت کو آشکار　　اہلِ ستم کے بغض و شقاوت کو آشکار
جس نے کیا غرورِ حکومت کو آشکار　　اور شامیوں کے کفر و جہالت کو آشکار

ممنون کائنات ہے جس حق مآب کی!
جس کی ہر اک صدا ہے صدا انقلاب کی

ظہور جارچوی

سارباں

...کھتی گزری ہے دنیا کارواں پر کارواں
خود مثال اپنی ہے لیکن ایک قیدی سارباں

...پاک دامن جیب پرُزے پا پیادہ ننگے سر
مضمحل، بیمار، لاغر، بے سہارا، ناتواں

...ر پہ تلواریں گلے میں طوق، زنجیروں میں جسم
ہتھکڑی ہاتھوں کو جکڑے پنڈلیوں کو بیڑیاں

...چلاتی دھوپ، جلتی ریت، راہیں خاردار
پاؤں کے تلووں میں کانٹے، خون پھر اُن سے رواں

...رتا پڑتا جا رہا ہے جھومتا مجروح شیر
ناتواں معلوم ہوتا ہے مگر ہے نوجواں

...یچھے پیچھے آ رہی ہے ایک اونٹوں کی قطار
ہتھکڑی کے ساتھ ہے ہاتھوں میں جسکی ریسماں

...شت پر اونٹوں کی جلنے سے گریزاں ہے نظر
کس کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں یہ منظر الاماں

...ے کجاوہ اونٹ رسی سے بندھے بچے یتیم
اپنے چہرے سر کے بالوں سے چھپائے بیبیاں

...شت زخمی خاک و خوں میں غرق سب کے پیرہن
پیرہن وہ جن کی دُرّوں نے اڑا دی دھجیاں

...ک منادی کہہ رہا ہے دیکھ لو پہچان لو
قید ہو کر جا رہی ہیں یہ پیغمبر زادیاں

...یر کوئی بھی نہیں سب سارباں کے ہیں حرم
یہ ہے زوجہ یہ بہن ہے یہ پھوپھی ہے یہ ہے ماں

...س قدر نیزوں پہ سر ہیں سارباں کے ہیں عزیز
وہ چچا وہ باپ وہ بھائی جواں وہ بے زباں

لٹ گیا گھر، مر گئے پیارے ہوا گو نیم اسیر
جھک گیا انسانیت کا سر یہ منظر دیکھ کر

ساربان، قیدی، مریضِ نیم جاں جس کو کہا
یہ نہ سمجھو اس کو لوہے میں جکڑ لائے ہو تم

پیرہن کی دھجیاں سمجھے ہوئے ہو تم جسے
اس کے زخموں سے ٹپکتے ہیں جو قطرے خون کے

یہ رہے گا تا ابد، باقی رہے گا اس کا عزم
اس کی خاموشی میں گویائی کا وہ انداز ہے

صبر و استقلال کی جو شان اس قیدی میں ہے
اس کے سینے میں نہاں ہے وہ دلِ درد آشنا

بزدلوں کا زعمِ باطل، ظلم کی حد سے بڑھے
یہ مجاہد، فاتحِ اقلیمِ نظم و ضبط ہے

اصل مقصد میں سرِ مو فرق آسکتا نہیں
تم سمجھتے ہو تمہارے اختیار ہاتھوں میں ہے

حیف زندہ ہے ابھی تک یہ مریضِ نیم جاں
ہیچ ابھی حقانیت کہتے ہیں اس کو امتحاں

روح ہے کون و مکاں کی یہ مسیحِ انس و جاں
ہیں نہاں اس قید میں انسان کی آزادیاں

گلشنِ ہستی میں آئی ہے بہارِ بے خزاں
آسمانِ زندگی کے ہیں نجوم و کہکشاں

ہو گئے تم اپنے ہاتھوں آپ بے نام و نشاں
حشر تک دنیا سنے گی اس کے غم کی داستاں

استقامت وہ جن و انس و ملک میں ہے کہاں؟
جسکی وسعت ہے محیطِ وسعتِ کون و مکاں

راہ بدلے گا نہ ہرگز رہنمائے کارواں
اسکے استقلال پر نازاں ہے خلاقِ جہاں

ظاہری مجبوریاں ہیں اس کی خود مختاریاں
درحقیقت یہ رسن ہے اسپِ ہمت کی عناں

کس کی طاقت ہے چلے ان سخت راہوں پر ظہور
جن سے گزرا ہے حسینی قافلے کا ساربان

کبیر انور جعفری

حسینؑ علیہ السّلام

عین الکمالِ فاتحِ خیبر بود حسینؑ
لختِ دلِ بتولؑ، پیمبر بود حسینؑ

دانندۂ مشیتِ داور بود حسینؑ
رمز آشنائے عظمتِ سرور بود حسینؑ

زینبؑ بچشمِ خونچکاں افتادہ بر زمیں
قرآں نخواں بہ نیزہ برابر بود حسینؑ

دانم نہ برسی عظمتِ ابنِ ابوتراب
رازِ رضائے خالقِ اکبر بود حسینؑ

اقلیمِ مصطفےٰ است معطر زبوئے او
در گلشنِ رسولِ گلِ تر بود حسینؑ

آید بہ لرزہ روضۂ سردارِ انبیاء
چوں خونفشاں بہ قبرِ پیمبر بود حسینؑ

وقتِ ہجومِ حسرت و آلام و دردِ دل
وجہِ سکونِ خاطرِ مضطر بود حسینؑ

اے شمر گل کنی بچرا از ہوائے ظلم
دانی چراغِ تربتِ حیدر بود حسینؑ

انور خیالِ زحمتِ محشر غلط کنید
گویم چوں پیشِ داورِ محشر بود حسینؑ

محترمہ بلقیس صاحبہ

سلام

مختارِ بحر و بر کا جو عالی جناب تھا
افسوس کربلا میں وہ محرومِ آب تھا

بھائی کا حال دیکھ کے زینبؑ تھی بیقرار
اندیشۂ فراق سے سینہ کباب تھا

کہتے تھے شہ کہ چھوڑ گیا باپ کو پسر
جنت کی آرزو میں بہت اضطراب تھا

شمرِ لعیں حسینؑ کے سینہ پہ آہ آہ
خوفِ خدا نہ پاسِ رسالت مآب تھا

بانو یہ بین کرتی تھیں اکبرؑ کہاں گئے!
مرنے کے دن نہ تھے ابھی عہدِ شباب تھا

تصویرِ نور آج زمانے سے مٹ گئی
بیٹا مرا شبیہہِ رسالت مآبؐ تھا
رکھا تھا زیرِ تیغ لعیں میں سرِ حسینؑ

سجادؑ کو اسیر کیا فوجِ شام نے
نرغہ میں ظالموں کے وہ عالیجناب تھا

بلقیس ابتدا ہی سے تھی مستِ بے خودی
"بچپن سے اس کو عشقِ رسالتمآب تھا"

www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

سید محمد حسن عسکری زیدی نادم

کُل بہتر حسینؑ نے چھانٹے

حق نے روزِ ازل جو غم بانٹے
صرف آلِ رسولؐ ہی چھانٹے

واسطے فدیۂ رہِ مولاؑ
کُل بہتّر حسینؑ نے چھانٹے

کاٹ کر رکھدی حُر نے فوجِ عدو
باغباں جیسے شاخِ گُل چھانٹے

اس قدر تشنگی تھی صفدرؑ کو
پڑ گئے تھے زباں میں کانٹے

حیف! بیکس یتیم بچّی کو
بے خطا شمرِ بد گہر ڈانٹے

پلائے عابدؑ کو چومنے کے لیے
بچھ گئے راہِ شام میں کانٹے

دشمنانِ حسینؑ اے نادم
راہ میں اپنے بو گئے کانٹے

اعلان
"شریکۃُ الحسینؑ نمبر"

۱- یکم جون ۶۶ء کو "پیامِ عمل" کا "شریکۃ الحسین نمبر" بڑی آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے۔

۲- اس نمبر میں پاکستان اور ہندوستان کے نامور ادبا حصہ لے رہے ہیں۔

۳- یہ نمبر اپنی گوناگوں خصوصیات کی بنا پر منفرد ہوگا

۴- تمام اہلِ قلم حضرات اور سخنورانِ اسلام سے درخواست ہے کہ اپنی نگارشات سے ادارہ کو جلد مستفیض فرمائیں

۵- اس خاص نمبر میں اپنے اشتہارات دیکر اپنے کاروبار کو تقویت پہنچائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

ادارۂ "پیامِ عمل" لاہور

"اداریہ" بقیہ صث

اور ہر سال اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کی یاد ہرگز مٹنے نہ دی جائے گی اور اپنے عمل سے اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ حسین علیہ السلام کی تاسّی میں اگر کبھی اسلام کو ہمارے بیٹوں، بھتیجوں بھانجوں اعزہ و انصار کی قربانیوں کی ضرورت پیش آئے گی تو کربلا کی قربانیاں دہرانے سے دریغ نہیں کیا جائے گا ہماری بہنیں، ہماری بیٹیاں، ہماری مائیں، ہماری بیویاں، ان کے مصائب میں آنسو بہا کر اپنے اس ارادے کا اظہار کرتی ہیں کہ اسلام کی خاطر بوقت ضرورت سیدہ زینبؑ کی پیروی میں اپنے بیٹوں کو خود تیار کرکے قربان ہونے کے لیے بھیجیں گی، اور اگر ضرورت پڑی تو نہ صرف اپنے سرتاج، بھائی، بیٹے اور عزیز قربانی کے لیے پیش کریں گی بلکہ خود قید و بند کے مصائب جھیلنے کے لیے تیار رہیں گی۔

پس حسینؑ کا نام کبھی مٹ نہیں سکے گا۔ اور اس کے ساتھ اسلام زندہ جاوید رہے گا ؎

قتلِ حسینؑ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ضروری اطلاع بعض حضرات آرڈر کتب بھیجتے ہیں اور جب انھیں وی۔پی بھیجا جاتا ہے تو واپس کردیتے ہیں۔ اسطرح آپ کے محبوب مشن کا نقصان ہوتا ہے۔ ازراہِ عنایت آرڈر کتب بھیجتے وقت کم ازکم چوتھائی رقم پیشگی ارسال فرمائیے تاکہ مشن کا بلاوجہ نقصان نہ ہو۔ (مینجنگ ٹرسٹی)

مکتبہ امامیہ کی نئی بےمثال مطبوعات

دین و اسلام

مصنفہ آیۃ اللہ آقا شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاءؒ

مترجمہ علامہ حسین بخش صاحب پرنسپل جامع المنتظر لاہور

یہ کتاب بیش بہا معلومات کا خزانہ اور قابلِ قدر علمی افکار کا ذخیرہ ہے اثباتِ باری تعالیٰ اور توحید و عدل کے موضوعات اس میں زیرِ بحث ہیں۔ یہ کتاب تمام طالبانِ دین کے لیے بلاتفریق مذہب ملت مفید ہے اور اس کا مطالعہ طالبِ حق کے لیے ضروری ہے۔

بڑا سائز۔ سفید کرنافلی کاغذ مجلد قیمت سوا تین روپے

دینِ حق

مصنفہ آقا عبدالحسین شرف الدین الموسوی العاملی

طابَ ثراہ

مترجمہ۔ مولانا محمد باقر صاحب نقوی مولوی فاضل صدرالافاضل

یہ خطوط کا مجموعہ "دینِ حق" لبنان کے ایک عظیم المرتبت عالم کی شہرۂ آفاق تصنیف "المراجعات" کا ترجمہ ہے۔ آقا عبدالحسین صاحب قبلہ عراق و عرب کے شیعہ علماء میں جلیل القدر شخصیت کے بزرگ ہیں آپ ایک علمی دورہ پر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں کے مشہور عالم اہلسنت شیخ سلیم البشری شیخ الجامعہ الازہر سے شیعہ سنی اختلافات پر باتیں ہوئیں اور بعد میں عرصہ تک خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا ہر دو مکتبِ فکر کے علماء نے جس متانت اور سنجیدگی سے ایک دوسرے کے جوابات پیش کیے ہیں جو محققین کے لیے بیش بہا خزانہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اہلِ علم کے لیے بےنظیر تحفہ ہے۔

سفید کاغذ، بڑا سائز۔ مجلد قیمت ساڑھے چار روپے۔

مکتبہ امامیہ پاک نگر اکرم روڈ لاہور

علمائے کرام، واعظین عظام اور مبلغین ذوی الاحترام کی خدمت میں ایک اہم استدعا

محرم الحرام اور دیگر مواقع پر جو مجالس منعقد کی جاتی ہیں ان کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ اہل بیتؑ کے اسوۂ حسنہ کو عوام کے سامنے پوری سنجیدگی اور متانت و خلوص کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس مقصد کے تحت نماز کی اہمیت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ امام حسینؑ نے زیرِ تیغ بھی نمازِ الٰہی کی حرمت برقرار رکھی اور دنیا کو دکھا دیا کہ کربلا کی جنگ کوئی خاندانی یا گروہی کشمکش کا نتیجہ نہ تھی بلکہ یہ کفر و اسلام کی جنگ تھی۔ یزید نے شعارِ اسلامی کو بالاعلان مسخ کرنا شروع کر دیا تھا اور حسینؑ کے نزدیک ان کا تحفظ واجب عینی تھا۔ اسی طرح حضرت علی نے دورانِ جہاد ایک موقع پر جہاد کو بند کر کے نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم نماز ہی کے لیے تو جہاد کر رہے ہیں۔

آج ہمارا عمل اس نیک مقصد سے گریزاں ہے۔ اکثر اوقات جلسے اور جلوس کے دوران اذان کی آواز کانوں میں پڑتی ہے لیکن ہم جو اہل بیتؑ کے اسوۂ حسنہ کے مداح ہیں چند منٹ کے لیے بھی اذان کا احترام نہیں کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن کر چند منٹ کی خاموشی اختیار کر لی جائے یا مجالس و محافل کے اوقات ایسے ترتیب دیے جائیں کہ اوقاتِ نماز سے تصادم نہ ہو تو ایسا کرنے سے ہم دوسروں کے طعنہ و تشنیع سے بھی بچ جائیں۔ اور نماز بھی صحیح اوقات میں ادا کی جا سکتی ہے۔

ہم علمائے کرام اور واعظینِ محترم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اوقاتِ مجالس و محافل کی ترتیب اور اوقات کا خاص لحاظ فرمائیں۔ امامیہ مشن کے مبلغین حضرات کو اس سلسلے میں خاص ہدایات ارسال کر دی گئی ہیں۔

(ادارہ)

RekhtaDownload.com
www.khwajalateefansari.com

علمائے نجفِ اشرف کا لاہور میں ورودِ مسعود

امامیہ مشن پاکستان کے زیرِ اہتمام فقید المثال استقبال

مجتہدِ اعلم سرکارِ آقا محسن حکیم طباطبائی صاحب قبلہ کے داماد حجۃ الاسلام آقائی سید محمد علی احمد حکیم طباطبائی مجتہد العصر، حجۃ الاسلام آقائی شیخ محمد رفتی مجتہد العصر اور حجۃ الاسلام آقائی سید صادق علی شاہ مجتہد العصر غضنفر، سے مجتہد اعلم کے نمائندہ و نمائندگی حیثیت سے مشن کی دعوت پر لاہور تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر حسینیہ ہائی سکول اور خواجہ ماڈل سکول کے طلباء اور اسکاؤٹ استقبال کے لیے موجود تھے۔ ہزاروں محبانِ اہلبیتؑ مذکورہ صاحب الاعزاز ہستیوں کو ایک نظر دیکھنے کے لیے بیتاب تھے۔ زعمائے قوت میں سے پروفیسر محمد صادق صاحب قریشی، صوفی محمد انور صاحب، مظفر علی صاحب شمسی۔ سید انصر حسین صاحب شائق انبالوی، خواجہ علی محمد صاحب، وحید الحسن صاحب ہاشمی، سید حسن علی شاہ صاحب کاظمی، مولانا سید محمد جعفر صاحب قبلہ، مولانا سید مرتضیٰ حسین صاحب صدر الافاضل۔ علامہ حسین بخش صاحب قبلہ، شیخ محمد صدیق صاحب ایڈیٹر رضاکار، جناب شمشاد زیدی صاحب ایڈووکیٹ مولانا عبد الغفور صاحب اور مولانا صفدر حسین صاحب کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں:-

علمائے نجفِ اشرف کی آمد پر فضا نعرہ ہائے حیدری سے گونج اٹھی۔ پلیٹ فارم سے باہر آنے پر سکاؤٹوں کی سلامی کے موقع پر گولے چھوڑے گئے، قوم کے پُر جوش نوجوان تقریباً ایک گھنٹے تک نعرے بلند کرتے رہے پاکستان کے شیعوں نے علمائے نجفِ اشرف کا فقید المثال استقبال کر کے اپنی زندگی کا ثبوت مہیا کیا۔ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ کو یہ فخر حاصل رہے گا کہ ایسا ناقابلِ فراموش استقبال اس کی سرپرستی میں ہوا۔ صوفی محمد انور صاحب نے علمائے نجفِ اشرف کے اعزاز میں عشائیہ ترتیب

لاجواب کتابیں

امہاتِ ائمہ تالیف فاضل جلیل جناب مولانا ملک غلام حیدر صاحب قبلہ صدر مجلس ذاکرین پاکستان۔

فاضل مؤلف نے اس بے نظیر تالیف میں ثابت کیا ہے کہ حضرت حوّا سے لیکر قائم آلِ محمد عجل اللہ فرجہٗ کی والدہ تک تمام انبیاء اور اولیاء کی مائیں تمام عیوب اور نقائص سے پاک تھیں۔ اس موضوع پر اردو زبان میں پہلی کتاب ہے، دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، کتابت طباعت کاغذ نہایت عمدہ ہدیہ صرف دو روپے۔

کنوز المعجزات ۱/- ۔ عیون المعجزات علامہ ہاشم بحرانی ۲/- ۔ مناقب امیر المومنین ۲/- ۔ مخزن کرامات ۵/-

مکتبۃ المساجد چاہ بچے والا کوٹلہ تولے خاں ملتان شہر

دیا جس میں اکثر زعمائے ملت شریک ہوتے۔

لاہور میں عوام سے خطاب

علمائے نجفِ اشرف نے ۸ مارچ جامع مسجد کرشن نگر، ۹ مارچ کربلا گامے شاہ اور ۱۰ مارچ امامباڑہ خواجگان نارووالی میں شیعانِ لاہور سے خطاب فرمایا۔ انھوں نے پاکستان میں آنے کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی کہ پاکستان کے شیعی دینی مدارس کا جائزہ لیا جائے، انھوں نے اس امر پر اظہارِ تشویش فرمایا کہ پاکستان میں دینی تعلیم پر خصوصی توجہ نہیں دی جا رہی۔ چنانچہ انھوں نے فرمایا کہ قوم کو اس طرف خصوصی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

مشن کے دفاتر کا معائنہ

مذکورہ علمائے کرام نے مشن کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ ان کی خدمت میں ایک عریضہ بنام سرکار مجتہدِ اعلم پیش کیا گیا۔ انھوں نے مشن کی سرگرمیوں سے شناسائی حاصل کرکے اطمینان کا اظہار فرمایا۔ ہمیں امید ہے، آقا محسن حکیم طباطبائی مدظلہ العالی حسب سابق مشن کی سرپرستی فرماتے رہیں گے۔

(سید اظہار حسین مشہدی بی اے۔ بی۔ ایڈ)

محرم الحرام کے موقع پر تبلیغی لٹریچر

انگریزی، بنگالی، سندھی، گجراتی اور پشتو زبانوں میں لٹریچر تیار ہے جو حضرات محرم پر یہ لٹریچر مفت تقسیم کرنا چاہیں انھیں نصف قیمت پر (بعد منہائے ڈاک خرچ) مہیا کیا جائیگا۔ جلد از جلد دفتر سے رابطہ قائم کریں (مینجنگ ٹرسٹی)

تعمیری اور تبلیغی

سرگرمیوں کو بامِ عروج تک پہنچانے کے لیے اور اہل بیتِ اطہار کے مبارک مشن کو قریہ قریہ، کوچہ کوچہ پھیلانے کے لیے

معاونینِ خصوصی

کی اسکیم کا نفاذ کیا گیا ہے جو حضرات خصوصی چندہ کے علاوہ پانچ روپے مزید عطیہ مرحمت فرمائیں گے انھیں معاونینِ خصوصی متصور کیا جائے گا۔

سالانہ چندہ

ممبران خصوصی اپنا سالانہ چندہ ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء سے قبل بھیجکر ممنون فرمائیں بصورت دیگر یکم جون ۱۹۶۶ء کو شرکیۃ المحبین نمبر وی پی کیا جائیگا۔

مینجنگ ٹرسٹی

اطلاعات

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور کی شاخ ڈھاکہ کی ایک خصوصی میٹنگ بردولتکدہ مہدی حسن قزلباش صاحب بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء بوقت ۴ بجے سہ پہر منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی:-

۱- سید نصیر الدین حیدر رضوی صاحب
۲- سید علی حسن صاحب
۳- سید محمد سبطین صاحب
۴- سید علی حسن عظیم آبادی صاحب از کھلنا
۵- حکیم سید نقی حیدر صاحب
۶- سلطان مرزا صاحب
۷- یوسف منکانی صاحب
۸- مہدی حسن قزلباش صاحب
۹- محمد حیدر صاحب

اس میٹنگ میں مولانا پروفیسر محمد صادق قریشی صاحب مینجنگ ٹرسٹی امامیہ مشن کا ارسال کردہ خط پڑھ کر سنایا گیا اس خط کی روشنی میں جملہ مسائل پر غور و خوض کیا گیا اور مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے:-

۱- امسال محرم میں مشن کا رسالہ تجویز کردہ پروگرام کے تحت شائع کرنے کی غرض سے رسالہ کا مسودہ جلد از جلد لاہور سے منگوایا جائے تاکہ اس کا بنگالی ترجمہ کروا کر اسے وقت سے پہلے چھپوا کر تیار کر لیا جائے اور محرم میں باقاعدہ اس کی تقسیم کی جا سکے۔

۲- جن حضرات نے مجوزہ پروگرام کے تحت رسالے کے لیے رقم دینے کا وعدہ کیا تھا وہ اب بھی اپنے وعدے کا اعادہ کرتے ہیں۔

۳- ڈھاکہ میں مشن کی مجوزہ لائبریری کے لیے کتابیں و رسالے فوراً مرکز ارسال کرے۔

۴- لائبریری کے لیے جناب نصیر الدین حیدر رضوی صاحب نے ایک کمرہ اپنے دولتکدہ پر دینا منظور کیا ہے جسے اراکین نے بصد شکریہ قبول کیا۔ نیز جناب سلطان مرزا صاحب اور مہدی قزلباش صاحب نے ایک ایک الماری مجوزہ لائبریری کے لیے دینے کا اعلان کیا جس کے لیے اراکین نے ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔

۵- لائبریری کے لیے ایک پارٹ ٹائم ملازم رکھنے کا فیصلہ بھی کیا گیا جس کی تنخواہ کا انتظام یہاں بھی بذریعہ چندہ کیا جائے گا نیز مرکز سے بھی اس سلسلے میں مدد طلب کی جاتی ہے۔

۶- ہم اسے باعثِ مسرت تصور کرتے ہیں کہ مولانا پروفیسر محمد صادق قریشی صاحب نے امسال بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ حاضرین نے جناب علی حسن صاحب قزلباش عرف علن صاحب صدر انجمن محمدیہ میر پور ڈھاکہ سے اپیل کی کہ وہ قریشی صاحب موصوف کی تقاریر کا انتظام اپنی انجمن کے تحت حسب سابق کریں جسے جناب صدر نے منظور کر لیا اور جناب مہدی حسن قزلباش کے ذریعے پروفیسر صاحب کو دعوت نامہ بھیجنے کا اعلان کیا۔

۷- مشرقی پاکستان کے ہر ضلع میں ایک ایک مقامی سیکرٹری مقرر کیا جائے تاکہ کام مزید آگے بڑھایا جا سکے۔

اس کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

(مرزا محمد حیدر سیکرٹری امامیہ مشن شاخ ڈھاکہ)

دورہ جات

انجمن حسینیہ کبیر والا کے سالانہ اجتماعات

کبیر والا میں انجمن ہذا کے اجتماعات میں امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ کا بک سٹال زیر نگرانی لوکل سیکرٹری سید غلام مرتضیٰ صاحب ترمذی اور منور حسین صاحب ویلفیس کلرک مکتبہ لگایا گیا۔ ان اجتماعات میں مولانا شیخ غلام الحسنین صاحب (پنڈت) اور راقم الحروف نے سامعین سے خطاب کیا۔ امامیہ مشن کی توسیعِ رکنیت کے لیے کافی کام ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ صد روپے کی کتابیں فروخت ہوئیں اور بعض حضرات نے وعدہ فرمایا کہ لوکل سیکرٹری کی وساطت سے ممبر خصوصی بن جائیں گے۔ مذکورہ اجتماعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے نہایت کامیاب رہے۔ اس سلسلے میں جناب سید مسلم حسین صاحب زیدی مربّی مشن، جناب سید اختر حسین صاحب مربی مشن اور سید مہدی اصغر صاحب ترمذی ممبر خصوصی قابلِ تحسین ہیں کہ انھوں نے بارگاہِ اہل بیتؑ میں عقیدت کے پھول پیش کرنے کے لیے کثیر اخراجات برداشت کیے۔ راقم الحروف امامیہ مشن کی طرف سے بھی مذکورہ حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے اس قومی ادارہ سے بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

دورہ سرگودھا

"یوم الحسین" کے مشہور اجتماعات میں امامیہ مشن کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔ فروخت کتب سے تقریباً ۲۱۶ روپے اور چندہ ممبران ۶۵ روپے وصول ہوا

راقم الحروف جناب سید ناصر صاحب بخاری کا تہ دل سے ممنون ہے کہ ان کی وساطت سے امامیہ مشن پاکستان کا تعارف کروانے کا سنہری موقع ملا۔ موصوف نے مشن کے لیے جن جذبات کا مظاہرہ فرمایا لائق صد ستائش ہیں۔ جب تک مشن کو ان جیسے مخلص اور با اثر افرادِ ملت کا تعاون حاصل ہے اس کی ترقی اور توسیع یقینی ہے۔

ہیں لوکل سیکرٹری سید اعجاز علی صاحب کاظمی کا بھی دلی طور پر ممنون ہوں انھوں نے اپنے بھرپور تعاون سے نوازا، جناب مولانا سید امیر حیدر زیدی مبلغ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ کا خلوص اور تعاون بھی قابلِ صد ستائش ہے۔

آخر میں سید علی شاہ صاحب بخاری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے پرخلوص جذبے سے مشن کا تعارف کرانے کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ انھیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

ضروری اطلاع: اکثر حضرات نے چندہ ارسال فرماتے وقت ممبری نمبر تحریر نہیں فرمائے۔ اور ہمیں تعمیل میں دقت ہو رہی ہے۔ جن حضرات کو رسیدات وصولی چندہ موصول نہیں ہوئیں وہ اپنے ممبری نمبر لکھیں تاکہ تعمیل کر سکیں۔

(۲) خیال ہے کہ بعض حضرات ممبر جدید بھی ہیں۔ مگر منی آرڈر کوپن پر تخصیص نہیں کی گئی۔ لہٰذا اس ضمن میں فوری طور پر تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ادارہ)

ضرورت رشتہ

یو۔پی کے شریف اور معزز خاندان کی اثنا عشری گریجوایٹ امورِ خانہ داری میں ماہر ۲۵ سالہ لڑکی کے لیے موزوں رشتہ کی ضرورت ہے۔ جملہ کوائف پہلے خط میں تحریر کریں

"ح" معرفت "پیامِ عمل"

پاک نگر۔ اکرم روڈ لاہور

تبلیغ فی سبیل اللہ

حسب سابق امسال بھی امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور کے مبلغین پاکستان کے مختلف گوشوں میں ماہ محرم الحرام کے پہلے عشرہ میں تبلیغ فی سبیل اللہ کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ پروفیسر محمد صادق صاحب قریشی ایم اے او ایل۔ ڈھاکہ
۲۔ مولانا سید اظہار حسین مشہدی بی۔اے بی۔ایڈ۔ شیخوپورہ
۳۔ مولانا مظہر النقی صاحب ۔ مری
۴۔ مولانا سید اقبال حسین صاحب بخاری ۔ سمندری
۵۔ مولانا سردار علی صاحب جعفری ۔ سمندری
۶۔ مولانا کیپٹن الطاف حسین صاحب ۔ راولپنڈی
۷۔ پروفیسر اسد اریب صاحب ایم۔اے ۔ مظفر آباد آزاد کشمیر
۸۔ مولانا عبدالوحید خان صاحب ۔ مظفر گڑھ
۹۔ مولانا زوار حسین صاحب ۔ قلعہ سوبھا سنگھ
۱۰۔ مولانا سید جواد حسین صاحب ایم۔اے ۔ بنڈی چشتیاں بہاولنگر
۱۱۔ مولانا غلام رسول صاحب کھچی ۔ چونیاں
۱۲۔ مولانا ذوالفقار حسین صاحب۔ چک نمبر ۴۷/۳ آر [illegible]
۱۳۔ مولانا حشمت علی صاحب ایم۔اے۔ بی۔ٹی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۴۔ مولانا عبدالعزیز صاحب جعفری ۔ گوجر خاں
۱۵۔ مولانا سید زکی الحسن صاحب جشن حسین نارووال
۱۶۔ مولانا سید مظفر علی صاحب نقوی ۔ راولپنڈی چھاؤنی، ٹاہلیانوالہ جہلم
۱۷۔ مولانا محمد سبطین صاحب نقوی بی۔ایس سی ۔ فورٹ سنڈیمن

۱۸۔ مولانا سید ابن حسن صاحب رضوی لورا لائی
۱۹۔ مولانا سید شبیر حسین صاحب کاظمی گھاوال
۲۰۔ مولانا دلاور حسین صاحب ۔ مظفر پور سیالکوٹ
۲۱۔ مولانا محمد اسلم صاحب قریشی ۔ باغ آزاد کشمیر
۲۲۔ مولانا حافظ سید نذر حسین گوہر بخاری بی۔اے ۔ بھکر
۲۳۔ مولانا زین العابدین صاحب ۔ دریامال جہلم
۲۴۔ مولانا مرزا خادم حسین صاحب ۔ کبیر والا ملتان
۲۵۔ مولانا ارشاد حسین صاحب ۔ بہاولپور
۲۶۔ مولانا خواجہ علی اظہر صاحب ۔ فورٹ عباس
۲۷۔ مولانا حجت علی خاں صاحب عارف ۔ بڈھانہ لاہور
۲۸۔ مولانا سید معراج الحسن صاحب زیدی ۔ پاک نگر لاہور
۲۹۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب بخاری ۔ واں دھٹے

سید اظہار حسین مشہدی بی اے۔ بی ایڈ
نائب ناظم شعبۂ تبلیغ امامیہ مشن پاکستان لاہور

لوکل سیکرٹری پنڈی بھٹیاں

سید شریف حسین صاحب پنڈی بھٹیاں درد دل رکھنے والے مومن ہیں ۔ امامیہ مشن کے بہی خواہوں میں سے ہیں ۔ آپ نے حال ہی میں ایک مومن سے دو صد روپے سہمِ امام کی مد میں ارسال فرمائے ہیں ۔ آپ کے خلوص کے پیش نظر آپ کو پنڈی بھٹیاں کا لوکل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ۔ امید ہے آپ مشن کی بہبودی کے لیے دن رات کوشاں رہیں گے ۔

پروفیسر قریشی صاحب کو صدمہ

ہمیں یہ سنکر بےحد صدمہ ہوا ہے کہ پروفیسر محمد صادق صاحب قریشی کے بہنوئی سید منظور حسین بخاری مرحوم ڈپٹی چیف کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کراچی میں یکایک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور ایک عرصے سے خاموش قومی خدمت کر رہے تھے ۔ مرحوم انجمن وظیفہ سادات ومومنین کے مدت سے باقاعدہ ممبر تھے ۔ ہم اس صدمۂ عظیم میں پروفیسر قریشی صاحب کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوندِ کریم مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے ۔

(ادارہ)

سرکار محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کا وہ پیغام

جس کے تحفظ کے لیے
نواسۂ رسولؐ سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام نے
اپنے اعزہ و انصار کی بہتّر قربانیاں پیش کیں
پاکستان کے گوشے گوشے میں پہنچا دو
امامیہ مشن پاکستان نے آپ کی سہولت کے لیے

حسینی فنڈ

قائم کر رکھا ہے

ہر معطی کو اس کی رقم عطیہ سے دُگنی قیمت کا لٹریچر (علاوہ محصول ڈاک خرچ) مجالس کے موقع پر محرم اور جلوس ہائے عزاداری کے ہمراہ مفت تقسیم کے لیے محرم سے قبل بھیجا جاتا ہے عاشقانِ امام مظلوم سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں ۔

مکتبۂ امامیہ کے چند منتخب جواہر ریزے

خلافت و امامت

یہ کتاب "خلافت و امامت" کے موضوع پر حرفِ آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ فریقین کے روشن خیال حضرات نے پہلی بار سنجیدگی اور متانت سے اظہارِ خیال کیا ہے اور تمام تحریریں عمومًا مناظرہ کی سطح سے بہت بلند ہیں۔

ضخامت ۱۷۰ صفحات کتابت و طباعت نہایت اعلیٰ قیمت دس روپے صرف

رہنمائے حجاج

حجۃ الاسلام اعلم دوراں جناب آیۃ اللہ سرکار آقائے سید محسن حکیم مدظلہٗ کے فتاویٰ کے مطابق مولانا سید منظور حسین صاحب نقوی نے یہ کتاب تالیف کی ہے اور امامیہ مشن پاکستان نے اسے بڑے اہتمام سے پاکٹ سائز پر شائع کیا ہے۔ حج کے موضوع پر یہ کتاب اپنی آپ نظیر ہے جو حضرات نعمتِ حج سے متمتع ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ کتاب بحد مفید ہے قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

فتح مُبین

فتح مبین حاصل کرنے کے لیے کس قدر عظیم قربانیاں آلِ رسولؐ کو دینا پڑیں آگ اور خون کے کیسے کیسے دریاؤں سے گزرنا پڑا۔ ان سب حقائق کو ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی نے نہایت مدلل طریق پر "فتح مبین" میں قلمبند فرمایا ہے۔ اس کتاب کا ہر شیعہ گھر میں ہونا ضروری ہے قیمت چار روپے صرف۔

قبہ و قبور

ہماری یہ پیشکش سرکار سید العلماء کی گرانقدر تالیف ہے جس میں قبہ و قبور کی اہمیت و جواز اسلامی نظریہ سے پیش کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیث سے استناد کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو نجدی حضرات کے اعتراضات کا مکمل و مدلل جواب کہی جا سکتی ہے اس کا مطالعہ آپ کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا۔

ضخامت ۴۴ صفحات بڑا سائز قیمت ایک روپیہ صرف

ترغیب الصّلوٰۃ

مولانا سید ولی حیدر صاحب امروہوی کا "رسالہ نماز" ہم نے "ترغیب الصلوٰۃ" کے نام سے شائع کیا ہے جس میں نماز کے تمام مسائل بڑی تفصیل سے پیش کیے گئے ہیں اس کے ساتھ دیگر اعمال اور مسائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب پر مولانا سید قائم علی صاحب فاتح نے نظر ثانی فرمائی ہے جس سے اسکی قدر و قیمت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ قیمت پچاس پیسے صرف

رہنمایانِ اسلام

چہاردہ معصومین علیہم السلام کے مختصر حالاتِ زندگی خوبصورت گرد پوش، مضبوط جلد صفحات ۲۲۴

قیمت مجلد دو روپے صرف

مکتبۂ امامیہ پاک نگر، اکرم روڈ لاہور

www.khwajalateefansari.com
KitaboDownload.com

مکتبۂ امامیہ کے چند لاجواب تحفے

زندگی کا حکیمانہ تصور
تصنیف سید العلماء مدظلہ العالی

اس کتاب میں حقیقتِ انسانیہ مقصدِ زندگی، ادیانِ عالم پر اسلام کی برتری اور اسلامی تعلیمات ایسے موضوعات پر حکیمانہ نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ توحید نبوت، امامت وغیرہ کے مسائل معقولات سے حل کیے گئے ہیں۔ ایک بےمثال پیش کش جسے ایک بار پڑھنے کے بعد آپ نہ صرف خود محظوظ ہوں گے بلکہ اپنے حلقۂ اثر میں بھی اس کے مطالعہ کی سفارش کریں گے۔ سنجیدہ افراد کا اصرار ہے کہ اس کا ترجمہ دوسری زندہ زبانوں میں بھی جلد از جلد شائع کریں۔ یہ کتاب آپکے کتب خانہ کی زینت اور علمی قابلیت میں اضافہ کرے گی ضخامت ۴۰۰ صفحات بڑا سائز جلد مضبوط قیمت سوا دو روپے

کربلا کی شیر دل خاتون
تحریر ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی مصری
ترجمہ عالیجناب بہادر الحاج سید محمد حیات زیدی

تیسرا ایڈیشن حاضر ہے۔ ہماری یہ پیشکش حضرت امیر المومنینؑ کی دختر نیک اختر فخر مخدرات الحسین حضرت زینب صلوٰۃ اللہ علیہا کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے اس مثالی شہزادی کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد تسلیم کرنا پڑیگا کہ علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد امتیازی حیثیت کی حامل ہے ضخامت ۲۳۶ صفحات قیمت تین روپے صرف

تاریخِ حسن مجتبیٰؑ
مصنفہ پروفیسر خواجہ محمد لطیف انصاری

حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کی حیاتِ طیبہ کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے آپ کو اس کتاب میں وہ تمام خوبیاں یکجا ملیں گی جن کی آپ توقع کر سکتے ہیں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب کی تدوین میں بڑی محنت اور ریسرچ فرمائی ہے اور ان تمام اعتراضات کی تردید فرمائی ہے جو بنی امیہ کے مکروہ پروپیگنڈے کی وجہ سے حضرت امام حسن مجتبیٰؑ پر وارد کیے جاتے ہیں

قیمت مجلد آٹھ روپے صرف

متعہ اور اسلام

اس کتاب میں متعہ کے مسئلہ پر عقلی بحث اتہامات کا دفعیہ، جوازِ متعہ میں قرآنِ مجید سے استدلال، صحابۂ کرام کا عملدرآمد وغیرہ موضوعات پر فاضلانہ انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ صفحات ۲۷۲۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب کاغذ اعلیٰ مجلد گرد پوش سے مزین قیمت تین روپے صرف

فکرِ انیس

عاشقانِ امام مظلومؑ کے لیے یہ کتاب ایک حسین تحفہ ہے۔ میر انیسؔ کے مراثی کا ایک حسین انتخاب جس میں امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی سے لے کر شہادت تک کے تمام حالات شامل ہیں ضخامت ۴۳۲ صفحات قیمت تین روپے

مکتبۂ امامیہ پاک نگر اکرم روڈ لاہور

ہماری کتابیں

خلافت و امامت

مسئلہ خلافت و امامت پر اس سے بہتر کتاب آپ کی
نظر سے نہیں گزری ہوگی۔ قیمت دس روپے

کربلا کی شیر دل خاتون

تحریر ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی مصری ترجمہ خان بہادر
سید محمد عباس صاحب زیدی جلالوی مقدمہ از
علامہ کاظم مجنوری مدظلہ العالی قیمت تین روپے

متعہ اور اسلام

مسئلہ متعہ پر ایک لاجواب پیش کش تصنیف سرکار
سید العلماء مدظلہ العالی قیمت تین روپے صرف

اسوۂ حسینی

سرکار سید العلماء مدظلہ نے اپنی اس تصنیف میں
اسوۂ حسینی کے ہمہ گیر پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔
قیمت دو روپے پچیس پیسے

اعتقادیہ شیخ صدوق رح

جناب شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف "اعتقادیہ"
کا اردو ترجمہ از قلم مولانا الحاج شیخ محمد اعجاز حسین صاحب البدوی
صاحب۔ خوشنما گردپوش ۲۵۶ صفحات مجلد قیمت صرف دو روپے

صحیفہ کاملہ

حضرت امام زین العابدین کی ادعیہ کا بیش بہا مجموعہ ترجمہ
و تشریحات مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مدظلہ قیمت
دس روپے صرف

اعجاز التنزیل

تالیف خلیفہ محمد حسن مرحوم وزیر اعظم پٹیالہ۔ قرآن مجید کی
لفظاً و معناً معجزہ ہونے کے ثبوت میں قیمت قسم
اعلی مجلد چھ روپے قسم عام مجلد ساڑھے چار روپے۔

زندگی کا حکیمانہ تصور

تصنیف سرکار سید العلماء مدظلہ العالی اپنے موضوع
پر ایک وسیع کتاب قیمت صرف سوا دو روپے

ملت جعفریہ کے متعلق ہر کتاب ہم سے طلب فرمائیں

مکتبہ امامیہ ★ پاک نگر کرم روڈ ★ لاہور

نقشہ دفاتر
امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور
PLINTH LEVEL
GROUND LEVEL
ELEVATION